تقلید اور غیر مقلدین کے رد میں اعلیٰ حضرت کے نایاب رسائل کا مجموعہ

رسائل امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیفات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری

کتب خانہ امام احمد رضا

تقلید اور غیر مقلدین کے رد میں اعلیٰ حضرت کے نایاب رسائل کا مجموعہ

رسائل امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیفات:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور

نام کتاب	:	رسائلِ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
تصنیف	:	امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مرتب	:	علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر مدنی عطاری
اشاعت اول	:	جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ / مئی ۲۰۱۲ء
صفحات	:	424
زیر اہتمام	:	عبد الشکور رضا
ناشر	:	کتب خانہ امام احمد رضا، دربار مارکیٹ، لاہور
قیمت	:	-/300 روپے

ملنے کے پتے

قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور	042-37213575
علامہ فضلِ حق پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-7241723
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ، اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	0213-4910584
مکتبہ غوثیہ، کراچی	0213-4910584
نورانی ورائٹی ہاؤس، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف	048-6691763

اذا صح الحدیث وکان علی خلاف المذھب عمل بالحدیث ویکون

غرض یہ کہ ہر ایک کی بات بلا دلیل کے مان لی مگر ائمہ اربعہ کا نام سنتے ہی بخار آ گیا اور اس بخار میں انہوں نے بخاری، مسلم کی رٹ لگانی شروع کر دی۔

یہاں ہماری باتیں پڑھ کر شاید قارئین کے دل میں یہ سوال آئے کہ

۱: کیا بخاری و مسلم کی رٹ لگانا غلط ہے؟

تو ہمارا جواب یہ ہے کہ بخاری شریف و مسلم شریف کا نام یا امام بخاری و امام مسلم کا نام لینا یقینا باعث برکت و رحمت ہے لیکن عملوں کا دارو مدار نیت پر ہے جیسا کہ کوئی شخص گڑھا کھودے کسی کے گرنے کے لیے تو یہ گڑھا کھودنا اس کے لیے باعث وبال ہے اور اگر کوئی شخص گڑھا اس لیے کھودے کہ اس میں پانی جمع ہو جائے گا تو جانوروں کو پانی پینے میں آسانی ہوگی تو یہ گڑھا اس لیے کھودنا اسی کے لیے باعثِ رحمت ہے بالکل اسی طرح غیر مقلدین جب بخاری و مسلم کی رٹ لگاتے ہیں تو اس میں عوام کو گمراہ کرنے کے عزائم شامل ہوتے ہیں کیونکہ وہابیہ نے عوام کو یہ تاثر دیا ہے کہ بخاری و مسلم میں سب کچھ صحیح **Right** ہے اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں سب کچھ **Worng** ہے جب ہی تو ہر بات میں بخاری و مسلم کا حوالہ مانگتے ہیں۔

غیر مقلدین کا دعویٰ بخاری و مسلم میں سب کچھ صحیح **Right** ہے۔

۲: شریعت پر عمل کرنے کے لیے بخاری و مسلم ہی کافی ہے۔

آیئے اب ان دونوں دعووں کا جائزہ لیتے ہیں کیونکہ غیر مقلدین تمام لوگوں کو بخاری پڑھ کر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں اس لیے ضروری ہوا کہ ان کی طبیعت صاف کر دی جائے۔

آپ کو یہ بات بتائی جا چکی کہ راوی میں عیب ہونے کی صورت میں سند میں نقص آ جاتا ہے اور ایسی روایت اصطلاح میں ضعیف کہلاتی ہے اب ذیل میں بخاری شریف کے چند راویوں کے نام مع حوالے کے درج کیے جاتے ہیں جن پر محدثین نے جرح فرمائی ہے اب ان راویوں کی روایات پر غیر مقلدین کیا حکم لگائیں گے۔

ذٰلك مذهبه ولا یخرج مقلده عن کونه حنفیا بالعمل به فقد صح عنه انه

صحیح بخاری کے مرجیہ رواۃ

۱: ابراہیم بن طہمان قال احمد کان یری الارجاء،

یعنی احمد نے کہا کہ ابراہیم مرجی تھا۔

(تھذیب التھذیب، جزء اول، ص ۱۳۰)

۲: ایوب بن عائذ الطائی، کان یرجی الارجاء وھو صدوق،

یعنی خود امام بخاری فرماتے ہیں کہ ایوب مرجی تھا اور وہ صدوق ہے۔

(کتاب الضعفاء الصغیر، للبخاری، ص ۵)

۳: شبابہ بن سوار الفزاری، قال ابوبکر الاثرم عن احمد بن حنبل کان یدعوا الی الارجای،

ابوبکر اثرم نے براویت احمد بن حنبل کہا ہے کہ شبابہ لوگوں کو ارجاء کی طرف بلاتا تھا۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء رابع، ص ۳۰۳)

۴: عبدالحمید بن عبدالرحمن الحمانی، قال ابو داؤد کان داعیة الی الارجای،

کہا ابوداؤد نے کہ عبدالحمید لوگوں کو ارجاء کی طرف بلاتا تھا۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء سادس، ص ۱۲۰)

۵: عثمان بن غیاث البصری، قال احمد ثقة کان یری الارجاء وذکرہ الاجری عن ابی داؤد فی مرجئة اھل البصرة،

ترجمہ: احمد نے کہا کہ عثمان بن غیاث ثقہ ہے مگر مرجی تھا اور آجری نے براویت ابوداؤد اسے اہل بصرہ کے مرجیہ میں ذکر کیا ہے۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء سابع، ص ۱۴۷)

۶: عمر بن ذر الھمدانی قال ابوداؤد کان راسا فی الارجاء وکان قد ذھب بصرہ وعن یحیی بن سعید القطان ما یدل علی انه کان راسا فی الارجاء وقال ابن سعد قال محمد بن عبداللہ الاسدی توفی سنة (۱۵۳) وکان مرجئا فمات فلم یشھد ما الثوری۔

قال اذا صح الحدیث فھو مذھبی ، وحکی ذٰلک ابن عبد البر عن ابی

ترجمہ: کہا ابوداؤد نے کہ عمر بن ذر بڑا مرجی تھا اور اس کی بینائی جاتی رہی تھی۔ یحیی بن سعید قطان سے وہ مروی ہے جو دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ عمر بن ذر بڑا مرجی تھا۔ کہا ابن سعد نے کہ کہا محمد بن عبداللہ اسدی نے کہ عمر بن ذر نے ۱۵۳ھ میں وفات پائی اور وہ مرجی تھا۔ اس لیے امام ثوری اس کے جنازے میں حاضر نہ ہوئے۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء سابع، ص ۴۴۴)

۷: محمد بن خازم ابو معاویہ الضریر قال الآجری عن ابی داؤد کان مرجئا وقال مرۃ کان رئیس المرجئۃ بالکوفۃ ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان حافظا متقنا ولکنہ کان مرجئا خبیثا۔ قال ابو زرعۃ کان یری الارجاء قیل لہ کان یدعوا الیہ قال نعم۔

ترجمہ: آجری نے بروایت ابوداؤد کہا کہ محمد بن خازم مرجی تھا اور ایک دفعہ کہا کہ وہ کوفہ میں مرجئہ کا رئیس تھا۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ وہ حافظ متین تھا مگر خبیث مرجی تھا۔ کہا ابو زرعہ نے کہ وہ عقیدہ ارجاء رکھتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا وہ لوگوں کو ارجاء کی طرف بلاتا تھا کہا، ہاں۔

(تھذیب التھذیب، جزء تاسع، ص ۱۳۹)

۸: ورقاء بن عمر الیشکری قال الآجری سألت ابا داؤد عن ورقاء وشبل فی ابن ابی نجیح فقال ورقاء صاحب سنۃ الا ان فیہ ارجاء وشبل قدری

ترجمہ: کہا آجری نے کہ میں نے ابوداؤد سے ورقاء اور شبل کی نسبت (جبکہ وہ ابن ابی نجیح سے روایت کریں) پوچھا کیا کہ ورقاء صاحب سنت ہے مگر اس میں ارجاء ہے اور شبل قدری ہے۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء حادی عشر، ص ۱۱۴)

۹: یونس بن بکیر (خت) قال الساجی وکان صدوقا الا انہ کان یتبع السلطان وکان مرجئا

ترجمہ: کہا ساجی نے کہ یونس صدوق تھا مگر وہ سلطان کے پیچھے چلتا تھا اور مرجی تھا۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء حادی عشر، ص ۴۳۶)

حنیفة وغیرہ من الائمة انتہی ۱۵۷

(ردالمحتار مقدمۃ الکتاب، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱/۴۶)

۱۰: ابرہیم تیمی، قال ابوزرعة ثقة مرجی

ترجمہ: کہا ابوزرعہ نے کہ ابراہیم تیمی ثقہ مرجی ہے۔

(تہذیب التہذیب، جزء اول، ص ۱۷۶)

۱۱: عبدالعزیز بن ابی رواد (خت) قال احمد کان رجلا صالحا وکان مرجئا قال یحیی بن سلیم الطائفی کان یری الارجاء وقال الساجی صدوق یری الارجاء وقال الجوزجانی کان غالیا فی الارجاء۔

ترجمہ: کہا احمد نے کہ عبدالعزیز صالح ومرجی تھا اور کہا یحیی بن سلیم الطائفی نے کہ وہ مرجی تھا۔ اور کہا ساجی نے کہ وہ صدوق ومرجی تھا اور کہا جوزجانی نے کہ وہ سخت مرجی تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء سادس، ص ۳۳۸)

۱۲: سالم بن عجلان، قال ابوحاتم صدوق وکان مرجئا قال ابن حبان کان ممن یری الارجاء۔

ترجمہ: کہا ابوحاتم نے کہ سالم صدوق ومرجی تھا کہ ابن حبان نے کہ وہ مرجیہ میں سے تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء ثالث، ص ۴۴۲)

۱۳: قیس بن مسلم الجدی، قال ابوداؤد کان مرجئا وقال النسائی ثقہ وکان یری الارجاء

ترجمہ: کہا ابوداود نے کہ قیس مرجی تھا اور کہا نسائی نے کہ وہ ثقہ ہے مگر مرجی تھا۔ انتہی

۱۴: خلاد بن یحیی بن صفوان، قال احمد ثقۃ او صدوق ولکن کان یری شیئاً من الارجاء۔

ترجمہ: کہا احمد نے کہ خلاد ثقہ یا صدوق تھا مگر کچھ ارجا کا عقیدہ رکھتا تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثالث، ص ۱۷۴)

۱۵: بشر بن محمد السختیانی، ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان مرجئا

ترجمہ: بشر کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ مرجی تھا۔ انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء اول، ص ۴۵۷)

۱۶: شعیب بن اسحاق بن عبد الرحمن قال ابوداؤد ثقۃ وھو مرجی۔

ترجمہ: کہا ابو داؤد نے کہ شعیب ثقہ مگر مرجی ہے، انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء رابع، ص ۳۴۸)

صحیح بخاری کے راوی جو نصب کے قائل ہیں یعنی حضرت علی ؓ سے بغض رکھنے والے اور ان پر غیر کو ترجیح دینے والے راوی۔

۱۷: اسحاق بن سوید العدوی ذکرہ العجلی فقال ثقۃ وکان یحمل علی علی وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال ابو العرب الصعلی فی الضعفاء کان یحمل علی علی تحاملاً شدیداً وقال لا احب علیا۔

ترجمہ: اسحاق کو عجلی نے ذکر کیا ہے اور کہا کے وہ ثقہ تھا۔ مگر حضرت علی ؓ پر حملہ کرتا تھا۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابو العرب صعلی نے ضعفاء میں کہا کہ وہ حضرت علی ؓ پر سخت حملہ کرتا تھا اس نے کہا کہ میں حضرت علی ؓ کو دوست نہیں رکھتا۔ انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء اول، ص ۲۳۶)

۱۸: حریز بن عثمان: قال احمد بن ابی یحیی عن احمد حریز صحیح الحدیث الا انہ یحمل علی علی قال العجلی شامی ثقۃ وکان یحمل علی علی قال غنجار قیل لیحیی بن صالح لم لم تکتب عن حریز فقال کیف اکتب عن رجل صلیت معہ الفجر سنین فکان لا یخرج من المسجد حتی یلعن علیا سبعین مرۃ وبالعشی سبعین مرۃ فقیل لہ فی ذالک فقال ھو القاطع رؤس ابائی واجدادی وکان داعیۃ الی مذھبہ یتنکب حدیثہ۔

کرے وہ حنفی اس حدیث پر، اور ہو جائے وہ عمل مذہب اس کا، اور نہیں خارج

احمد بن ابی یحیٰی نے براویت احمد کہا کہ حریز سے حدیثیں کیوں نہ لکھیں۔ کہا میں ایسے شخص سے کیوں کر لکھوں جس کے ساتھ میں نے فجر کی نماز سالوں پڑھی۔ پس وہ مسجد سے نہ نکلتا جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ستر دفعہ لعنت نہ بھیجتا۔ ابن حبان نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ستر بار شام کو لعنت بھیجتا۔ جب اس سے سبب پوچھا تو کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے آباء واجداد کے سروں کے کاٹنے والے تھے اور وہ اپنے مذہب کی طرف لوگوں کو بلانے والا تھا۔ اس کی حدیث سے کنارہ کشی کی جاتی ہے۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء ثانی، ص ۲۳۸)

۱۹: حصین بن نمیر الواسطی: قال ابن ابی خیثمة قلت لابی لم لا تکتب عن ابی محصن قال اتیته فاذا ھو یحمل علی علی فلم اعد الیه۔

ترجمہ: ابن خیثمہ نے کہا کہ میں اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ ابو محصن یعنی حصین بن نمیر کی حدیث کیوں نہیں لکھتے۔ فرمایا کہ میں اس کے پاس گیا۔ ناگاہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرتا تھا۔ لہٰذا میں اس کے پاس پھر نہیں گیا۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء ثانی، ص ۳۹۲)

۲۰: قیس بن ابی حازم: قالوا کان یحمل علی علی والمشھور رضی اللہ عنہ انه کان یقدم عثمان ولذالک تجنب کثیر من قدماء الکوفیین الروایة عنه۔

ترجمہ: محدثین نے کہا کہ قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرتا تھا اور اس کی نسبت مشہور یہ ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم سمجھتا تھا۔ اس لیے بہت قدماء اہل کوفہ نے اس سے روایت ترک کر دی ہے۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء ثامن، ص ۳۸۸)

صحیح بخاری کے شیعہ اور رافضی رواۃ

۲۱: اسماعیل بن ابان: قال البزار وانما کان عیبه شدة تشیعه

ترجمہ: بزار نے کہا کہ اسماعیل کا عیب یہی تھا کہ وہ سخت شیعہ تھا۔ انتہی

(تھذیب التھذیب، جزء ثانی، ص ۷۷)

۲۲: جریر بن عبد الحمید: قال قتیبة ثنا جریر الحافظ المقدم لکنی سمعته

ہوتا ہے مقلد امام کا حنفی ہونے سے، بسبب عمل کرنے اس حدیث پر، اس لئے کہ

یشتم معاویۃ علانیۃ۔

ترجمہ: کہا قتیبہ نے نے حدیث کی ہم سے حافظ مقدم جریر نے لیکن میں جریر بن عبدالحمید کو سنا کہ حضرت معاویہ ﷛ کو علانیہ گالی دیتا تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثانی، ص ۷۷)

۲۳: خالد بن مخلد القطوانی قال ابن سعد کان متشیعا منکر الحدیث فی التشیع مفرطا و کتبوا عنہ للضرورۃ قال الجوزجانی کان شتاما معلنا لسوء مذہبہ وقال الاعین قلت لہ عندک احادیث فی مناقب الصحابۃ قال قل فی المثالب او المثاقب یعنی بالمثلثۃ لا بالنون۔

ترجمہ: کہا ابن نے کہ خالد شیعہ منکر الحدیث اور تشیع میں غلو کرنے والا تھا۔ محدثین نے ضرورت کے وقت اس سے حدیث لکھی ہے۔ کہا جوزجانی نے کہ خالد ایسا بدمذہب تھا کہ علانیہ گالیاں دیتا تھا۔ اور کہا اعین نے کہ میں نے خالد سے پوچھا کہ آیا تیرے پاس صحابہ کے مناقب میں حدیثیں ہیں وہ اس پر بولا کہ صحابہ کے عیبوں میں کہیے۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثالث، ص ۱۱۷)

۲۴: سعید بن فیروز قال العجلی تابعی ثقۃ فیہ تشیع۔

ترجمہ: کہا عجلی نے کہ سعید بن فیروز تابعی ثقہ ہے اس میں شیعہ پن ہے۔

(تہذیب التہذیب، جزء رابع، ص ۷۳)

۲۵: اسماعیل بن زکریا الخلقانی صدوق شیعی۔

ترجمہ: اسماعیل بن صدوق شیعہ ہے۔

(میزان الاعتدال، مجلد اول، ص ۱۰۶)

۲۶: عباد بن العوام قال ابن سعد کان یتشیع فاخذہ ھارون فحبسہ ثم خلی عنہ

ترجمہ: کہا ابن سعد نے کہ عباد بن عوام شیعہ تھا اس لیے ہارون نے اسے پکڑ کر قید کر دیا۔ پھر اسے چھوڑ دیا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء خامس، ص ۹۹)

۲۸: عباد بن یعقوب قال ابن عدی و عباد فیہ غلو فی التشیع قال صالح بن محمد کان یشتم عثمان قال و سمعتہ یقول اللہ اعدل من ان یدخل طلحۃ والزبیر الجنۃ

مگر صحت کو پہنچی یہ بات امام ابوحنیفہ سے کہ انھوں نے فرمایا کہ جب صحت کو پہنچے

لانهما بايعا عليا ثم قاتلاه۔ قال ابن حبان كان رافضاً داعية ومع ذالك يروى المناكير عن المشاهير فاستحق الترك روى عن شريك عن عاصم عن زر عن عبد الله مرفوعاً اذا رايتم معاوية على منبري فاقتلوه۔

ترجمہ: کہا ابن عدی نے کہ عباد میں شیعہ پن میں غلو ہے۔ کہا صالح بن محمد نے کہ وہ حضرت عثمان ﷛ کو گالی دیتا تھا اور کہا کہ میں نے اس کو یہ کہتے سنا ہے کہ اللہ کے عدل سے بعید ہے کہ حضرت طلحہ وزبیر کو بہشت میں داخل کرے کیونکہ ان دونوں نے لوگوں کو رفض کی طرف بلاتا تھا اور باوجود اس کے وہ مشاہیر سے احادیث سن کر روایت کرتا ہے۔ اس لیے ترک کا مستحق ہے۔ روایت کی اس نے شریک سے، شریک نے عاصم سے، عاصم نے زر سے زر نے عبد اللہ سے مرفوعا کہ جب تم معاویہ ﷛ کو میرے منبر دیکھو تو اسے قتل کر ڈالو۔ انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء خامس، ص ۱۰۹۔۱۱۰)

۲۹: عبد اللہ بن عیسی بن ابی لیلی قال ابن معین ثقة وقال فی روایة كان يتشيع۔

ترجمہ: کہا ابن معین نے کہ عبد اللہ بن عیسیٰ ثقہ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شیعہ تھا۔ انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء خامس، ص ۳۹۸)

۳۰: بھز بن اسد: قال ابو الفتح الازدی صدوق كان يتحاملاً على عثمان سنی المذهب۔

ترجمہ: کہا ابو الفتح نے کہ بھز بن اسد صدوق تھا مگر بد مذھب اور حضرت عثمان ﷛ پر ستم کرتا تھا۔ انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء اول، ص ۴۹۸)

۳۱: عبد الملك بن اعين: قال حامد عن سفيان هم ثلاثة اخوة عبد الملك وزرارة وحمران روافض كلهم اخبثهم قولاً عبد الملك۔

ترجمہ: حامد نے بروایت سفیان کہا کہ وہ تین بھائی تھے۔ عبد الملک وزرارہ وحمران۔ تینوں کے تینوں رافضی ہیں۔ قول میں سب سے خبیث عبد الملک ہے۔ انتھی

(تھذیب التھذیب، جزء سادس، ص ۳۸۵)

۳۲: عبید اللہ بن موسی العبسی ذكره ابن حبان فی الثقات وقال كان يتشيع وقال يعقوب ابن سفيان شيعی و ان قال قائل رافضی لم انكر عليه

حدیث پس وہی مذہب میرا ہے۔ اور حکایت کیا اس کو ابن عبد البر نے امام

منکر الحدیث وقال الجورجانی و عبید اللہ بن موسی اغلی واسوء مذھبا واروی للعجائب وقال الحاکم سمعت قاسم بن قاسم السیاری سمعت ابا مسلم البغدادی الحافظ یقول عبید اللہ بن موسی من المتروکین ترکہ احمد التشیعہ قال الساجی صدوق کان یفرط فی التشیع۔

ترجمہ: عبید اللہ بن موسیٰ کو ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ وہ شیعہ تھا۔ اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ وہ شیعہ تھا۔ اگر کوئی شخص اسے رافضی کہتے تو میں اس کو برا نہیں کہتا اور وہ منکر الحدیث ہے اور جوزجانی نے کہا عبید اللہ بن موسیٰ بڑا بد مذہب اور غلو کرنے والا اور عجیب امور کا روایت کرنے والا ہے۔ کہا حاکم نے میں نے سنا قاسم بن قاسم سیاری کو، میں نے سنا ابو مسلم بغدادی حافظ کو کہتے تھے عبید اللہ بن موسیٰ متروکین میں سے ہے۔ امام احمد نے اس کو تشیع کے سبب سے ترک کر دیا ہے۔ ساجی نے کہا کہ وہ صدوق تھا مگر تشیع میں غلو کرتا تھا۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء سابع، ص ۵۲۔۵۳)

۳۳: علی بن الجعد قال ھارون بن سفیان المستملی کنت عند علی بن الجعد فذکر عثمان فقال اخذ من بیت المال مائۃ الف درھم بغیر حق وقال العقیلی قلت عبد اللہ بن احمد لم لم تکتب عن علی بن الجعد قال نھانی ابی وکان یبلغہ عنہ انہ یتناول الصحابۃ۔

ترجمہ: کہا ہارون بن سفیان مستملی نے کہ میں علی بن جعد کے پاس تھا۔ اس نے حضرت عثمان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بیت المال سے ناحق ایک لاکھ درہم لے لیا۔ اور کہا عقیلی نے کہ میں نے عبد اللہ بن احمد سے پوچھا کہ آپ نے علی بن جعد سے حدیثیں کیوں نہ لکھیں فرمایا کہ میرے باپ نے مجھے منع کر دیا اور اسے علی بن جعد کی نسبت یہ خبر پہنچی تھی کہ وہ صحابہ کرام کو برا کہتا ہے۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء سابع، ص ۲۹۱)

۳۴: عوف بن ابی جمیلہ قال الانصاری رایت داؤد بن ابی ہند یضرب عوفاً ویقول ویلک یا قدری وقال فی المیزان قال بندار وھو یقرء لھم حدیث عوف لقد کان

ابوحنیفہ اور دوسرے اماموں سے بھی، انتہی

قدریا رافضیا شیطانا۔

ترجمہ: کہا انصاری نے کہ میں نے دیکھا داؤد بن ابی ہند کو کہ مارتا تھا عوف کو اور کہتا تھا عذاب ہو تجھ پر اے قدری۔ اور میزان الاعتدال میں ہے کہ بندار نے اور وہ ان کے آگے عوف کی حدیث پڑھتا تھا۔ وہ بے شک قدری رافضی شیطان تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثامن، ص ۱۶۷)

۳۵: محمد بن حجادہ الکوفی: قال ابو عوانۃ کان یغلو فی التشیع نقلہ عنہ العقیلی۔

ترجمہ: عقیلی نے ابوعوانہ سے نقل کیا ہے کہ محمد بن حجادہ تشیع میں غلو کرتا تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء تاسع، ص ۹۳)

۳۶: محمد بن فضیل بن عزوان: قال ابو داؤد کان شیعیا محترقا وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان یغلوا فی التشیع۔

ترجمہ: کہا ابو داؤد نے کہ محمد بن فضیل سخت شیعہ تھا۔ ابن حبان نے اسے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع میں غلو کرتا تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء تاسع، ص ۴۰۶)

۳۷: مالک بن اسماعیل تتمۃ کلام ابن سعد وکان غسان صدوقا شدیدا التشیع۔

ترجمہ: ابن سعد کے کلام کا تتمہ یہ ہے کہ ابوغسان (یعنی مالک بن اسماعیل) صدوق مگر سخت شیعہ تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء عاشر، ص ۱۴)

۳۸: حکم بن عتیبہ ۳۹: سالم بن ابی الجعد ۴۰: حبیب بن ابی ثابت

۴۱: منصور بن المعتمر ۴۲: سفیان ثوری ۴۳: شعبہ بن الحجاج

۴۴: ہشیم ۴۵: سلیمان التیمی ۴۶: ہشام بن عمار

۴۷: مغیرہ صاحب ابراہیم ۴۸: معروف بن خربوذ

(کتاب المعارف، مطبوعہ مصر، ص ۲۰۶)

۴۹: محمد بن عبد اللہ القطان عن محمد بن جریر الطبری وغیرہ رافضی معتزلی۔

ترجمہ: محمد بن جریر طبری وغیرہ سے روایت ہے کہ محمد بن عبداللہ قطان رافضی معتزلی تھا۔ انتہی

(میزان الاعتدال، مجلد ثالث، ص ۸۵)

اور کتاب مقامات مظہری میں حضرت مظہر جانجاناں حنفی

صحیح بخاری کے قدریہ راوی

یعنی وہ راوی جن کا عقیدہ ہے کہ شر کا خالق بندہ ہے۔

۵۰: ثور بن یزید الحمصی قال عثمان الدارمی عن دحیم ثور بن یزید ثقة وما رایت احدا یشك انه قدری۔ قال عبد اللہ بن احمد عن ابیة ثور بن یزید الکلاعی کان یری القدر وکان اهل حمص نفوه لاجل ذالك ولم یکن به باس وقال ابو مسهر عن عبد اللہ بن سالم ادرکت اهل حمص وقد اخرجوا ثور بن یزید و احرقوا داره لکلامه فی القدر وقال ابن معین کان مکحول قدریا ثم رجع وثور بن یزید قدری۔

ترجمہ: عثمانی دارمی نے رحیم سے روایت کی کہ ثور بن یزید ثقہ ہے میں نے کسی کو نہ دیکھا کہ اس کے قدری ہونے میں شک کرتا ہو۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ثور بن یزید قدری تھا۔ اسی وجہ سے شہر حمص کے لوگوں نے اسے نکال دیا تھا اور اس سے روایت کرنے میں کچھ ڈر نہیں۔ ابومسہر نے عبداللہ بن سالم سے روایت کی کہ ثور بن یزید ثقہ ہے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کے قدری ہونے میں شک کرتا ہو۔ عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ثور بن یزید قدری تھا۔ اسی وجہ سے شہر حمص کے لوگوں نے اسے نکال دیا تھا اور اس سے روایت کرنے میں کچھ ڈر نہیں۔ ابومسہر نے عبداللہ بن سالم سے روایت کی کہ میں نے اہل حمص کو دیکھا کہ انہوں نے قدر میں کلام کرنے کے سبب ثور بن یزید کو نکال دیا تھا اور اس کا گھر جلا دیا تھا۔ ابن معین نے کہا کہ مکحول قدری تھا۔ پھر اس نے اپنے عقیدے سے رجوع کیا اور ثور بن یزید قدری ہی رہا۔

(تہذیب التہذیب، جزء ثانی، ص ۱۳۵)

۵۱: حسان بن عطیه الحاربی: قال ابن ابی خیثمة عن ابن معین کان قدریا وقال سعید بن عبد العزیز هو قدری۔

ترجمہ: ابن ابی خیثمہ نے ابن معین سے روایت کی کہ حسان بن عطیہ قدری تھا، اور سعید بن عبدالعزیز نے کہا کہ وہ قدری ہے۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء ثانی، ص ۲۵۱)

کے سولھویں ۱۶ مکتوب میں ہے:

۵۲: حسن بن ذکوان قال یحیی بن معین وکان قدریا قال الآجری عن ابی داؤد کان قدریا قلت زعم قوم انہ کان فاضلا قال ما بلغنی عنہ فضل۔

ترجمہ: یحییٰ بن معین نے کہا کہ حسن بن ذکوان قدری تھا۔ آجری نے بروایت ابو داؤد کہا کہ وہ قدری تھا۔ میں نے کہا ایک گروہ نے گمان کیا کہ وہ فاضل تھا۔ جواب دیا کہ مجھے اس کی فضیلت کی کوئی خبر نہیں پہنچی۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء ثانی، ص ۲۷۷)

۵۳: زکریا بن اسحاق قال ابن معین کان یری القدر

ترجمہ: کہا ابن معین نے کہ زکریا بن اسحاق قدری تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء ثالث، ص ۳۲۹)

۵۴: شبل بن عباد المکی قال الآجری عن ابی داؤد ثقۃ الا انہ یری القدر۔

ترجمہ: آجری نے ابوداؤد سے روایت کی کہ شبل ثقہ مگر قدری تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء رابع، ص ۳۰۶)

۵۵: شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر قال الساجی کان یری القدر۔

ترجمہ: کہا ساجی نے کہ شریک بن عبد اللہ قدری تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء رابع، ص ۳۳۸)

۵۶: عبد اللہ بن عمرو ابو معمر قال یعقوب بن شیبۃ کان ثقۃ ثبتا صحیح الکتاب وکان یقول بالقدر قال ابوداؤد وکان الازدی لا یحدث عن ابی معمر لاجل القدر وکان لا یتکلم فیہ قال العجلی ثقۃ وکان یری القدر۔ قال ابن خراش کان صدوقا وکان قد قدریا۔

ترجمہ: یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرو ثقہ ثبت صحیح الکتاب تھا۔ اور قائل بالقدر تھا۔ ابوداؤد نے کہا کہ ازدی قدر کے سبب ابو معمر سے حدیث نہ کرتا تھا اور اس میں کلام نہ کرتا تھا۔ عجلی نے کہا کہ وہ ثقہ و قدری تھا۔ ابن خراش نے کہا کہ وہ صدوق و قدری تھا۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء خامس، ص ۳۳۶)

اگر بحدیث ثابت عمل نماید از مذہب امام بر نمی آید، چرا کہ قول امام اذا صح

۵۷: عبد اللہ بن ابی لبید المدنی قال ابن سعد کان من العباد المنقطعین وکان یقول بالقدر

ترجمہ: ابن سعد نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی لبید تارک الدنیا عابدوں میں سے تھا اور قدر کا قائل تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء خامس، ص ۳۷۲)

۵۸: عبد اللہ بن ابی نجیح قال الساجی عن ابن معین کان مشہوراً بالقدر عن احمد بن حنبل قال اصحاب ابن ابی نجیح قدریۃ کلہم۔

ترجمہ: ساجی نے ابن معین سے روایت کی کہ عبد اللہ بن ابی نجیح قدر میں مشہور تھا۔ امام احمد بن حنبل نے معین سے روایت کی کہ عبد اللہ بن ابی نجیح قدر میں مشہور تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا کہ ابن ابی نجیح کے اصحاب سب کے سب قدری تھے۔

(تہذیب التہذیب، جزء سادس، ص ۵۴)

میزان الاعتدال، مجلد ثانی، ص ۸۹ میں ہے:

قال یحیی من روس الدعاۃ الی القدر۔ انتہی

۵۹: عبد الاعلی بن عبد الاعلی قال احمد کان یری القدر۔

ترجمہ: امام احمد نے فرمایا کہ عبد الاعلیٰ قدری تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء سادس، ص ۹۶)

۶۰: عبد الرحمن بن اسحاق بن عبد اللہ (خت) قال علی وسمعت سفیان سئل عنہ فقال کان قدریا فنفاہ اہل المدینۃ قال ابن المدینی کان یری القدر ولم یحمل عنہ اہل المدینۃ۔

ترجمہ: کہا علی نے کہ سنا میں نے سفیان کو کہ پوچھے گئے عبد الرحمن کی بابت پس جواب دیا کہ وہ قدری تھا۔ اس لیے اہل مدینہ نے اس کو نکال دیا تھا کہا ابن مدینی نے کہ وہ قدری تھا۔ اہل مدینہ نے اس سے روایت نہیں کی۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء سادس، ص ۱۳۸)

۶۱: عبد الوارث بن سعید التنوری قال (ابن حبان) وکان قدریا متقنا فی

الحدیث فهو مذہبی نص است دریں باب واگر باوجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل

الحدیث قال الساجی کان قدریا صدوقا۔ قال ابن معین ثقة الا انه کان یری القدر ویظهره۔

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ عبدالوارث بقول ابن حبان وساجی وابن معین قدری تھا۔

(تہذیب التہذیب، جزء سادس، ص ۴۴۳)

۲۲: عطاء بن ابی میمونہ قال حماد بن زید والبخاری وابن سعد والجوزجانی کان یری القدر

ترجمہ: حماد بن زید اور بخاری اور ابن سعد اور جوزجانی نے کہا کہ عطاء بن ابی میمونہ قدری تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء سابع، ص ۲۱۶)

۲۳: عمر بن ابی زائد قال احمد هو فی الحدیث مستقیم وکان یری القدر وقال یحیی القطان کان یری القدر۔

ترجمہ: یعنی عمر مذکور بقول احمد ویحییٰ قطان قدری تھا۔

(میزان الاعتدال، جلد ثانی، ص ۳۵۷)

۲۴: عمران بن مسلم القصیر قال یحیی وکان عمران یری القدر۔

ترجمہ: یحییٰ نے کہا کہ عمران قدری تھا۔

(میزان الاعتدال، مجلد ثانی، ص ۲۸۰)

۲۵: عمیر بن هانی قال ابوداؤد کان قدریا۔

ترجمہ: ابوداؤد نے کہا کہ عمیر قدری تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثامن، ص ۱۵۰)

۲۶: کهمس بن المنهال ذکره ابن حبان فی الثقات وقال کان یقول بالقدر قال الساجی کان قدریا ضعیفا لم یحدث عنه الثقات۔

ترجمہ: کہمس کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ قدری تھا۔ ساجی نے کہا کہ وہ قدری وضعیف تھا۔ ثقات نے اس سے روایت نہیں کی۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثامن، ص ۳۵۱)

نکتہ ایں قول امام را اتر کوا قولی بخبر الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خلاف

۶۷: محمد بن سواء البصری قال الازدی فی الضعفاء کان یغلو فی القدر وھو صدوق۔

ترجمہ: ازدی نے ضعفاء میں کہا کہ محمد بن سواء قدر میں غلو کرتا تھا۔ اور وہ صدوق ہے۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء تاسع، ص ۲۰۸)

۶۸: ہارون بن موسی الاعور النحوی قال سلیمان بن حرب ثنا ہارون الاعور وکان شدید القول فی القدر۔

ترجمہ: کہا سلیمان بن حرب نے کہ حدیث کی ہم سے ہارون اعور نے اور وہ سخت قدری تھا۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء حادی عشر، ص ۱۴)

۶۹: ہشام الدستوئی قال العجلی بصری ثقۃ ثبت فی الحدیث حجۃ الا انہ یری القدر

ترجمہ: کہا عجلی نے کہ ہشام بصری ثقہ ثبت فی الحدیث حجت ہے مگر وہ قدری ہے۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء حادی عشر، ص ۴۴)

۷۰: یحیی بن حمزہ الحضرمی قال الدوری عن ابن معین کان قدریا قال الآجری عن ابی داؤد ثقۃ قلت کان قدریا قال نعم۔

ترجمہ: دوری نے بروایت ابن معین کہا کہ یحییٰ قدری تھا۔ آجری نے بروایت ابی داؤد کہا کہ وہ ثقہ ہے۔ میں نے پوچھا کیا وہ قدری تھا، بولے ہاں۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء حادی عشر، ص ۲۰۰)

۷۱: ہمام بن یحیی ۷۲: ثور بن زید ۷۳: خالد بن سعدان

(کتاب المعارف، ص ۲۰۷)

۷۴: معاذ بن ہشام بن ابی عبد اللہ الدستوئی قال الحمیدی بمکۃ لما قدم معاذ بن ہشام لا تسمعوا من ھذا القدری۔

کردہ باشد انتہی ۱۵۸

(کلمات طیبات، فصل دوم در مکاتیب حضرت مرزا صاحب، مکتوب ۱۲، مطبع مجتبائی دھلی، ص ۲۹)

ترجمہ: جب معاذ بن ہشام مکہ میں آیا تو حمیدی نے کہا اس قدری سے حدیث نہ سنو۔ انتہیٰ

(میزان الاعتدال، مجلد ثالث، ص ۱۷۹)

صحیح بخاری کے خوارج رواۃ

۷۵: عکرمہ مولیٰ ابن عباس قال علی بن المدینی عکرمہ یری رای نجدۃ وقال یحییٰ بن معین انما لم یذکر مالک بن انس عکرمۃ لان عکرمۃ کان ینتحل رای الصفریۃ وقال عطاء کان اباضیا۔

ترجمہ: علی بن مدینی نے کہا کہ عکرمہ نجدہ* کی رائے کو پسند کرتا تھا۔ اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ مالک بن انس نے عکرمہ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ عکرمہ* کے رائے سے منسوب تھا۔ اور عطا نے کہا کہ وہ اباضی* مگر صدوق تھا۔ انتہیٰ

(تہذیب التہذیب، جزء سابع، ص ۲۶۷)

۱* نجدۃ بن عامر الحروری من رؤس الخوارج زائغ من الحق ذکر فی الضعفاء للجوزجانی۔

(میزان الاعتدال، مجلد ثالث، ص ۲۳۸)

ترجمہ: یعنی نجدہ بن عامر حروری خوارج کے سرداروں میں سے اور حق سے برگشتہ تھا۔ کتاب الضعفاء للجوزجانی میں اس کا ذکر ہے۔ انتہیٰ

*۲ اصفرہ بالضم والکسر گروہے است از خوارج منسوب، عبداللہ بن صفار یا بسوئے زیاد بن اصفر یا بدانجہت کہ زرد رنگ اند یا بجہت خالی شدن ایشاں از دین۔ منتہی الارب۔

*۳ یہ خوارج کا ایک فرقہ ہے جو عبداللہ بن عباض کے اصحاب ہیں جس نے مروان بن محمد کے عہد میں خروج کیا۔

۷۶: ولید بن کثیر قال الآجری عن ابی داؤد ثقۃ الا انہ اباضی وقال الساجی وکان اباضیا ولکنہ کان صدوقاً۔

ترجمہ: آجری نے بروایت ابوداؤد کہا کہ ولید ثقہ مگر اباضی تھا۔ اور ساجی نے کہا کہ وہ اباضی مگر صدوق تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثامن، ص ۱۲۷)

۷۷: عمران بن حطان قال یعقوب بن شیبۃ ادرک جماعۃ من الصحابۃ وصار فی اخر امرہ ان رای رای الخوارج۔

ترجمہ: یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ عمران نے صحابہ کی ایک جماعت کو پایا اور آخر کار خارجی بن گیا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثامن، ص ۱۲۷)

۷۸: داؤد بن الحصین ذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان یذہب مذہب الشراۃ*

ترجمہ: داؤد بن حصین کو ابن حبان ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ شراۃ کا مذہب رکھتا تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثالث، ص ۱۸۱)

*شراۃ کقضاء فرقہ از خوارج سموبذالک من شری زیداً اذا غضب ولج او من قولہم شرینا انفسنا فی طاعۃ اللہ ای بعناہا بالجنۃ حین فارقنا الائمۃ الجائرۃ۔ منتہی الارب

صحیح بخاری کے جہمیہ رواۃ

۷۹: بشر بن السری قال الحمیدی جہمی لا یحل ان یکتب عنہ

ترجمہ: کہا حمیدی نے بشر بن سری جہمی ہے۔ اس سے حدیث لکھنی جائز نہیں۔

(میزان الاعتدال، ص ۱۴۸)

۸۰: فطر بن خلیفۃ کان احمد بن حنبل یقول ہو خشبی مفرط

ترجمہ: امام احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ فطر بن خلیفہ پرلے درجہ کا خشبی تھا۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء ثامن، ص ۳۰۱)

۸۱: یحیی بن صالح الوحاظی قال العقیلی حمص جہمی۔

ترجمہ: کہا عقیلی نے کہ یحییٰ بن صالح وحاظی حمص کا رہنے والا جہمی ہے۔ انتہی

(تہذیب التہذیب، جزء حادی عشر، ص ۲۳۰)

خارج نہیں ہوتا کیونکہ قول امام "جب حدیث صحت کو پہنچے تو وہی میرا مذہب ہے"

۸۲: علی بن الجوز۔ قال مسلم ثقۃ لکنہ جھمی۔

ترجمہ: کہا مسلم نے کہ علی بن جو ثقہ ہے مگر جہمی ہے۔ انتہی

(میزن الاعتدال، مجلد ثانی، ص ۲۱۹)

یہ تو وہ چند نام ہیں جن کے نام صحیح بخاری کی اسناد میں آتے ہیں اور محدثین نے ان پر حکم لگائے ہیں اب بتائیں غیر مقلدین کس کی مانیں گے۔ محدثین کی یا اپنے مولوی کی۔ کیا کسی غیر مقلد کو اتنی جرأت ہے کہ بڑھ کر اعتراف کرلے کہ واقعی راویوں کے بارے میں اتنی معلومات ہر غیر مقلد حاصل نہیں کرسکتا۔ لہٰذا چاروناچار ہم مجبور ہیں کہ اپنے بڑے مولوی کی تقلید کریں۔

عدم علت: یعنی اس حدیث میں کوئی علت خفیہ قارحہ نہ ہو جس کی وجہ سے حدیث کی صحت پر برا اثر پڑے جیسے مرسل کو متصل بیان کردیا۔ حافظ ابن حجر اس کی لغوی تعریف یوں کرتے ہیں:

لغوی تعریف: والمعلل لغۃ ما فیہ علۃ

ترجمہ: معلل کے لغوی معنیٰ اس چیز کے ہیں جس میں بیماری ہو۔

(شرح نزھۃ النظر مع نخبۃ الفکر، ص ۳۲)

اصطلاحی تعریف: واصطلاحا ما فیہ علۃ خفیۃ قادحا

ترجمہ: اور اصطلاح میں معلل وہ ہے جس میں کوئی علت خفیہ قارحہ ہو۔

(شرح نزھۃ النظر مع نخبۃ الفکر، ص ۳۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

ان اطلع علی الوھم بالقرائن الدالۃ علی وھم راویہ من وصل مرسل او منقطع او ادخال حدیث فی حدیث او نحو ذالک من الاشیاء القادحۃ وتحصل معرفۃ ذالک بکثرۃ التتبع وجمع الطرق فھذا ھو المعلل۔

ترجمہ: اگر قرائن سے راوی کے اس وہم پر اطلاع ہوجائے کہ وہ مرسل یا منقطع کو موصول قرار دیتا ہے یا ایک حدیث کو دوسری حدیث میں داخل کردیتا ہے یا اس قسم کے

اس باب میں نص ہے۔ اور اطلاع کے باوجود حدیث صحیح پر عمل نہ کرے تو امام

اوہام (مثلاً موصول کو مرسل قرار دینا یا موقوف کو مرفوع قرار دینا) جو حدیث میں طعن کا موجب ہیں تو یہ حدیث معلل ہے اور اس کی معرفت تب ہوتی ہے جب اس حدیث کی تمام سندوں پر عبور حاصل کر لیا جائے۔

(شرح نزھۃ النظر مع نخبۃ الفکر، ص ۷۲۔۷۳)

حدیث کی علت معلوم کرنے کے لیے فہم دقیق، وسعت علم اور مضبوط قوت حافظہ کی ضرورت ہے اس لیے کہ یہ علت ایک پوشیدہ چیز ہے جس کا پتہ بسا اوقات علوم حدیث میں مہارت رکھنے والوں کو بھی نہیں چلتا۔

حافظ ابن حجر نزہۃ النظر میں لکھتے ہیں:

"یہ حدیث کے نہایت دقیق اور مشکل علوم میں سے ہے۔ علت کی پہچان میں صرف وہی شخص ماہر ہوسکتا جس کو اللہ تعالیٰ نے روشن دماغی، قوتِ حافظہ و مراتب رواۃ کی پہچان اور اسانید اور متون میں مہارت تامہ سے نوازا ہو۔"

(شرح نزھۃ النظر مع نخبۃ الفکر، ص ۷۵)

حدیث معلل کی معرفت: بعض اوقات القائے ربانی اور شرح صدر کی بنا پر بھی حدیث کی کسی خفیہ علت کا پتہ چل جاتا ہے حافظ ابن حجر نزہۃ النظر میں لکھتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معلل کی عبارت اس کے دعوئی پر دلیل قائم کرنے سے قاصر ہوتی ہے جیسے صراف درہم و دینار کی پرکھ میں کھوٹ کو پہچانتا ہے لیکن نشاندہی نہیں کرسکتا۔

(شرح نزھۃ النظر مع نخبۃ الفکر، ص ۷۵)

علامہ جلال الدین سیوطی "تدریب الراوی میں لکھتے ہیں کہ جب عبدالرحمن بن مہدی سے کہا گیا کہ آپ کسی حدیث کو صحیح اور کسی کو ضعیف ٹھہراتے ہیں آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟ فرمایا اگر تم کسی صراف کو اپنے درہم و دینار پرکھاؤ اور وہ کہے یہ کھرے ہیں یہ کھوٹے ہیں تو آیا تم اس کی بات تسلیم کرو گے یا اس کی دلیل طلب کرو گے؟ سائل نے کہا میں اس کی بات مان لوں گا۔ عبدالرحمن نے کہا تو حدیث کا معاملہ بھی اس طرز کا ہے کیونکہ اس میں طویل صحبت مناظرہ طویل علمی نشستوں اور مہارت کی ضرورت ہے۔

(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ص ۱۶۴۔۱۶۵)

اعظم علیہ الرحمہ کے اس قول کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا کہ "رسول اللہ صلی اللہ

اس طرح امام حاکم معرفۃ علوم الحدیث" اور امام سخاوی "فتح المغیث" میں لکھتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ حدیث کی ایک دن الھام ہے اگر تم علل حدیث کے عالم سے کہو کہ فلاح حدیث کے معلل ہونے کی کیا وجہ ہے تو وہ اس کا جواب نہ دے سکے گا۔

آپ نے صحیح حدیث کی تعریف پڑھی اور سمجھی اب آپ ہی فیصلہ کریں کیا ہر غیر مقلد صحیح حدیث کی کان کرسکتا ہے؟ خصوصاً اس آخری شرط پر غور کریں۔ حدیث کے عالم الہامی طور پر بھی حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگاتے ہیں اب کس محدث کو الہام ہو اوراس نے حدیث پر ضعیف ہونے کا حکم لگایا جب کہ دوسرے محدث کو وہ الہام نہ ہوا تو اس نے صحیح کا حکم لگایا تو اب غیر مقلدین کس محدث کی بات مانیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث پر کسی علت (خفیہ یا ظاہری) کے سبب سے حکم لگایا تو حکم کو پڑھتے وقت یہ بات بھی تو نظر میں رکھیں کہ یہ حکم ۱۵۰ھ کے بعد کے راویوں پر ہے یا اس کے پہلے راویوں پر؟ ۱۵۰ھ سے پہلے کے راویوں پر حکم لگانا بہت مشکل کام ہے کیونکہ یہ دور ہے صحابہ اکرام تابعین اور تبع تابعین کا۔ اور اگر ۱۵۰ھ کے بعد کا حکم ہے تو یہ حکم ضعف امام اعظم ابوحنیفہ کو پہنچنے والی احادیث کو بالکل ضعف نہ دے گا۔ جیسا کہ حکیم الامت مفتی احمد یارخان نعیمی اپنی مشہور تصنیف "جاءالحق میں لکھتے ہیں:

لطیفہ: ایک دفعہ ایک وہابی غیر مقلد سے قراۃ خلف الامام پر ہماری معمولی گفتگو ہوئی ہم نے یہ حدیث پیش کی

"قراۃ الامام لہ قراءۃ" امام کی قرآت مقتدی کی قرآت ہے۔

وہابی جی بولے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی اسناد میں جابر جعفی ہے۔ جو ضعیف ہے ہم نے پوچھا کہ جابر جعفی کب پیدا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔ تڑپ کر بولے ۳۳۵ھ میں۔ ہم نے کہا جب امام ابوحنیفہ ﷺ نے اس حدیث سے استدلال فرمایا تھا تب جابر اپنے باپ کی پشت میں بھی نہ آئے تھے۔ کیونکہ امام اعظم کی ولادت ۸۰ھ میں ہے اور وفات ۱۵۰ھ میں لہذا اس وقت یہ حدیث بالکل صحیح تھی۔ بعد کے محدثین کو ضعیف ہو کر ملی وہابی صاحب سے اس کا جواب نہ بن پڑا۔ بغیر جواب دیے فوت ہو گیا۔

(۳) فلاں یغرب وفلاں غریب الحدیث میں امتیاز نہیں

"مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جن کی طرف ہم کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابو داؤد جس کے راوی میں ضعف تھا۔ ایک روایت معجم طبرانی ایک اربعین کا حکم نقل کرکے ان پر طعن کر دیا۔ اور جو روایتیں صحیحہ متداولہ تھیں نقل کرکے ان کا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے؟ اور کیا مردانگی بخاری و مسلم چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کرکے ان کا جواب دیا۔"

چونکہ میاں صاحب مردانگی دیکھنا چاہتے تھے اس لیے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنی مردانگی کا تھوڑا نمونہ دکھایا ہے۔ سنیے

ابو داؤد میں یہ حدیث ہے:

حدثنا محمد بن عبید المحاربی حدثنا محمد بن فضیل عن ابیہ عن نافع و عبد اللہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلوۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذالک الیوم واللیلۃ مسیرۃ ثلث۔

ترجمہ: نافع عبد اللہ بن واقد فرماتے ہیں۔ ابن عمر ﷺ کے مؤذن سے نماز کا کہا۔ فرمایا چلو چلتے رہے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا، یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی پھر فرمایا حضور سید عالم ﷺ کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسے میں نے کیا۔ ابن عمر نے اس رات دن میں تین دن کی مسافت قطع کی۔

شیخ الکل صاحب نے اس حدیث پر یہ اعتراض فرمایا کہ اس میں محمد بن فضیل ہے یہ ضعیف ہے۔ یہ منسوب برفض ہے اس پر اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں۔

اولاً: یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل بخاری و مسلم کے رجال سے ہیں۔

ثانیاً: امام بن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ امام احمد نے حسن الحدیث کہا امام نسائی نے لاباس بہ کہا امام احمد نے اس سے روایت کی۔ اور وہ جسے

(۴) غریب ومنکر میں تفرقہ نہیں ۲۹۶

ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے۔ میزان میں اصلاً کوئی جرح مفسر ان کے حق میں ذکر نہ کی۔

ثالثاً: یہ بکف چراغے قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعویٰ کیا اور ثبوت میں عبارت تقریباً رمی بالتشیع ذکر کی۔ ملاجی کو بایں سالخوری و دعویٰ محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف و اصطلاح محدثین میں تشیع اور رفض میں کتنا فرق ہے۔ میزان میں امام حاکم کے بارے میں یہ قول نقل کر کے کہ کسی نے ان کو رافضی کہا تھا لکھا:

ماالرجل برافضیل شیعی فقط

ترجمہ: یہ رافضی نہیں صرف شیعی ہے۔

ہاں زبان متاخرین میں، شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملاجی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکہ دینے کے لیے تشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام ﷢ کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ان پر افضل جانتا، شیعی کہا جاتا۔ بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمان غنی ﷛ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعی کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علماء اہل سنت کا تھا۔ اسی بناء پر متعدد ائمہ کو فہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبہ محبت اہل بیت کرام ﷢ کو شیعیت سے تعبیر کرتے۔ حالانکہ یہ محض سنیت ہے امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا۔ لکھتے ہیں:

محمد بن فضیل بن غزوان المحدث الحافظ کان من علماء ھذا الشان وثقہ یحییٰ بن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی قلت کان متوالیا فقط۔

ترجمہ: محمد بن فضیل بن غزوان محدث حافظ اور اس صف کے علماء میں سے تھے۔ یحییٰ بن معین نے ان کو ثقہ کہا۔ احمد نے کہا حسن الحدیث شیعی ہیں۔ میں کہتا ہوں

(۵) فلاں یھم کو وہمی کہنا جائز نہیں ہے ۲۹۷

کہ یہ صرف اہل بیت سے محبت کرنے والے تھے۔

رابعًا: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری ومسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ ان کے رواۃ میں تیس سے زائد ایسے لوگ ہیں جنھیں اصطلاح قدما پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

کتاب مسلم ملان من الشیعۃ

ترجمہ: مسلم کی کتاب شیعہ سے بھری پڑی ہے۔

دور کیوں جائیے خود ہی ابن فضیل کہ واقع میں شیعی صرف بمعنی محب اہل بیت کرام اور آپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، حاجز البحرین، جلد ۲، ص ۲۹۶ـ۲۹۷)

اس پہلی قسط میں شیخ الکل صاحب نے بخاری ومسلم کے تیس رواۃ پر ہاتھ صاف کر دیا جن میں سترہ بخاری کے ہیں۔

۲۹۶ نزہۃ القاری کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ ہی سے مزید اقتباس حاضر ہے:

احناف کی مؤید ایک اور حدیث ہے جسے نسائی اور امام طحاوی نے روایت کیا۔ اس کی سند یہ ہے:

حدثنا ربیع المؤذن قال حدثنا بشر بن بکر قال حدثنی بن جابر قال حدثنی نافع قال خرجت۔ الحدیث

ترجمہ: نافع نے کہا عبداللہ بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لے جاتے تھے۔ کسی نے آ کر کہا آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید، اخت حجاج اپنے حال میں مشغول ہیں۔ شاید ہی اپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہت تیز چلنے لگے۔ اور ان کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔ سورج ڈوب گیا۔ اور انھوں نے نماز نہیں پڑھی۔ میں نے ہمیشہ ان کی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی پابندی فرماتے جب انہوں نے دیر کی تو میں نے ان سے کہا نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔ میری طرف پھر کے دیکھا اور آگے روانہ ہو گئے۔ جب شفق کا اخیر حصہ رہا۔ اتر کر مغرب پڑھی پھر عشاء کی تکبیر

(۶) لہ اوھام کا یہی مطلب مانیں۔[۲۹۸]

اس وقت کہی کہا جب شفق ڈوب چکی تو اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا جب رسول ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے۔

اس حدیث پر طعن کرتے ہوئے شیخ الکل صاحب نے بشر بن بکر کے بارے میں لکھا۔

''یہ کہ وہ غریب الحدیث ہے ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف قال الحافظ فی التقریب''

اس پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی تنقید سنیے:

اولاً ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر، رجال بخاری سے ہے۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق۔

ثانیاً اس صریح خیانت کو دیکھیے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا اسے ھضم کر گئے۔

ثالثاً محدث جی تقریب میں ''ثقہ یغرب کسی ذی علم سے سیکھو کہ فلاں یغرب اور فلاں غریب الحدیث میں کتنا فرق ہے؟

رابعاً اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف محدث جی غریب اور منکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو۔

خامساً باوصف ثقہ ہونے کے مجرد اغراب باعث رد ہو تو صحیحین سے ہاتھ دھو لیجیے۔ یہ اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھیے کہ بخاری و مسلم کے رجال میں کتنوں کی نسبت یہی لفظ کہا ہے۔ دور مت جائیے یہ بشر خود رجال بخاری سے ہیں۔

سادساً ذرا میزان تو دیکھیے لکھا ہے ''امام بشر بن بکر التنیسی فصدوق ثقہ لا طعن فیہ'' کیوں شرمائے تو نہ ہو گے۔

ایسے ہی اندھیریاں ڈال کر جاہلوں کو بہکا دیا کرتے ہو کہ حنفیہ کی احادیث ضعیف ہیں حاشیے میں گیارہ صحیحین کے ایسے رواۃ کی نشاندہی کی ہے۔ جن میں چھ بخاری کے ہیں اگر پورا تتبع کیا جائے اور نکلے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، حاجز البحرین)

جب غیر مقلدین کے شیخ الحدیث شیخ الکل کا یہ حال ہے تو دیگر غیر مقلدین کا کیا حال ہوگا۔

(۷) حدیث مرسل تو مردود و مخذول و عنعنہ مدلس ماخوذ و مقبول۔

ر ۲۹۷ نزھۃ القاری کے ذریعہ غیر مقلد مولوی کے مزید کارنامے پڑھیے۔
نسائی اور طحاوی کی حدیث صحیح کو عطاف سے معلول کیا اور کہا: وہ وہمی ہے، کہا تقریب میں ''صدوق یھم'' اس کے بعد اب علیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے ارشادات سنیے:
اولاً عطاف کو امام احمد اور یحییٰ بن معین نے ثقہ کہا ''وکفیٰ بھما قدوۃ، میزان میں ان کی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔
ثانیاً کسی سے پڑھو کہ وہمی اور صدوق یھم'' میں کتنا فرق ہے۔
ثالثاً صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔حاشیے میں ایسے رواۃ کے نام گنائے ہیں۔اس قسط میں صحیحین کے بیس راوی اور گئے جن میں بخاری کے نو ہیں۔

ر ۲۹۸ حدیث ام المؤمنین صدیقہ ﷞ مروی امام طحاوی و امام احمد و ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم کے رد کو پھر وہی شگوفہ چھوڑا۔
ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیادہ موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا'' قالہ الحافظ فی التقریب''
اب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:
اولاً تقریب میں صدوق کہا وہ صندوق میں رہا۔
ثانیاً وہی اپنی وہی نزاکت کہ لہ اوھام'' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔
ثالثاً وہی صحیحین سے پرانی عداوت تقریب دور نہیں دیکھیے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی صدوق لہ اوھام کہا ہے۔
رابعاً مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔اما ابن معین و امام نسائی دونوں صاحبوں نے ب آں تشدید فرمایا۔لیس بہ باس۔اس میں کوئی برائی نہیں۔زاد یحییٰ لہ حدیث واحد منکر۔اس کی صرف ایک حدیث منکر ہے۔لاجرم وکیع نے ثقہ ابو داؤد نے صالح، ابن عدی نے عندی لاباس بہ کہا تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ اصحاح پر بالغ نہ ہو۔
جس کے سبب نسائی نے لیس بالقوی۔ابو احمد حاکم نے لیس بالمتین عندھم،کہا۔لالیس

(۸) ستم جہالت کہ وصل متاخر کو تعلیق بتائیں، مثلاً محدث کہے:

رواہ مالک عن نافع عن ابن عمر حدثنا بذلک فلان عن فلان عن مالک۔
اس کو امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ہم کو
ایسے ہی حدیث بیان کی فلاں نے فلاں سے اور اس نے امام مالک سے۔

حضرت اسے معلق ٹھیرائیں اور حدثنا بذلک کو ہضم کر جائیں۔
(۹) صحیح حدیثوں کو نری زبان زوریوں سے مردود منکر وواہیات بتائیں۔
(۱۰) حدیث ضعیف جس کے منکر و معلول ہونے کی امام بخاری وغیرہ اکابر
ائمہ نے تصریح کی محض بیگانہ تقریروں سے اسے صحیح بنائیں۔
(۱۱) ضعف حدیث کو ضعف رواۃ پر مقصور جانیں۔ ہنگام ثقہ رواۃ علل قوادح
کو لاشی مانیں۔
(۱۲) معرفت رجال میں وہ جوش تمیز کہ امام اجل سلیمن اعمش عظیم القدر جلیل
الفخر تابعی مشہور معروف کو سلیمن بن ارقم ضعیف سمجھیں۔
(۱۳) خالد بن الحارث ثقہ ثبت کو خالد بن مخلد قطوانی کہیں۔[۲۹۹]

بقوی لیس بمتین وشتان مابین العبارتین، حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔
اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں۔
تعصب وعناد اس کا نام ہے کہ احناف کی ضد میں صحیح احادیث پر بلاتکلف ایسی تنقیدیں
کرنے لگے کہ بخاری و مسلم کی صدہا حدیثیں صاف ہوگئیں۔ اب اس کا فیصلہ انہیں
بزرگوں کو کرنا ہے کہ وہ اپنے شیخ الکل کے ہاتھ کی صفائی تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟

ذرھم فی خوضھم یلعبون

[۲۹۹] نسائی میں حضرت جابر سے مروی ایک حدیث ہے اس کی سند یہ ہے:
اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنی نافع قال خرجت
پھر آگے وہی مضمون ہے جو سابقہ احادیث میں گزر چکا۔ اس پر شیخ الکل
صاحب نے یہ جڑ دیا کہ اس میں ولید بن قاسم ہے روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی کہا
تقریب میں صدوق یخطی"

(۱۴) ولید بن مسلم ثقہ مشہور کو ولید بن قاسم بنالیں۔
(۱۵) مسئلہ تقوی طرق سے نرے غافل۔
(۱۶) راوی مجروح و مرجوع کے فرق بدیہی سے محض جاہل۔

اب اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

اولاً مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا، اسناد نسائی میں یہاں ولید غیر منسوب تھا۔ ملا جی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام اس کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ پر اپنے دل سے ولید بن قاسم تلاش لیا حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم و ائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے ہیں۔

ثانیاً بغرض غلط ابن قاسم ہی ہی پھر وہ بھی کب متحق رد ہیں۔ امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی۔ ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث سیکھو۔ ابن عدی نے کہا جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

ثالثاً ذرا رواۃ صحیح بخاری و مسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت تقریب میں یہی صدوق یخطئ بلکہ اس سے زائد کہا ہے، کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کار دہی کر دو گے؟

رابعاً بخاری میں حسان بن حسان بصری سے روایت کی۔ انہیں کہا صدوق یخطئ۔ پھر حسان بن حسان واسطی کی نسبت لکھا:

خلطہ ابن مندہ بالذی قبلہ فوھم وھذا ضعیف

دیکھو صاف بتا دیا کہ جسے صدوق یخطئ کہا وہ ضعیف نہیں۔ ملا جی اپنی جہالت سے مردود و واہیات گا رہے ہیں۔

حاشیے میں اٹھارہ ایسے بخاری و مسلم کے رواۃ کا پتہ دیا جن کے بارے میں صدوق یخطئ کہا گیا اور دس ایسے جن کو صدوق کے ساتھ کثیر الخطاء یا اس کے ہم معنی کہا گیا۔ اس قسط میں شیخ الکل کی مہربانی سے، بخاری و مسلم کے اٹھائیس رواۃ ختم ہو گئے۔ جن میں تیئس بخاری کے رواۃ ہیں آگے بڑھیئے۔

(۱۷) متابع و مدار میں تمیز دو بھر صاف صاف متابعت ثقات، وہ بھی باقرب وجوہ پیش نظر، مگر بعض طرق میں بزعم شریف وقوع ضعیف سے حدیث تخیف۔

(۱۸) جا بجا طرق جلیلہ، موضحۃ المعنی مشہور و متداول کتابوں خود صحیحین و سنن اربعہ میں موجود۔ انھیں تک رسائی محال، باقی کسی سے طرق و احاطۂ الفاظ اور مبانی اور معانی کے محققانہ لحاظ کی کیا مجال۔

(۱۹) تصحیح و تضعیف میں قول ائمہ جبھی مقبول کہ خود ان کی تصانیف میں مذکور و منقول، ورنہ نقل ثقات مردود و مخذول۔

(۲۰) اجلہ رواۃ بخاری و مسلم بے وجہ و جیہہ و دلیل ملزم کوئی مردود و خبیث کوئی متروک الحدیث مثل امام بشر بن بکر تنیسی و محمد بن غزوان کوفی و خالد بن مخلد ابو الہیثم بجلی۔ بھلا یہ تو بخاری مسلم کے خاص خاص رجال بے مساغ و مجال پر فقط منہ آئے۔ اس سے بڑھ کر سنئے کہ حضرت کی حدیث دانی نے صحاح ستہ کے رد و ابطال کو قواعد سبعہ وضع فرمائے کہ جس راوی کو تقریب میں (۱) صدوق رمی بالتشیع یا (۲) صدوق متشیع یا (۳) ثقہ یغرب یا (۴) صدوق یخطئی یا (۵) صدوق یہم یا (۶) صدوق لہ اوہام لکھا ہو وہ سب ضعیف و مردود الروایت و متروک الحدیث ہیں، حالانکہ باقی صحاح درکنار، خود صحیحین میں ان اقسام کے راوی دو چار نہیں، دس بیس نہیں سینکڑوں ہیں۔ چھ قاعدے تو یہ ہوئے (۷) جس سند میں کوئی راوی غیر منسوب واقع ہو، مثلاً حدثنا خالد عن شعبۃ عن سلیمن، اسے برعایت قرب طبقہ و روایات مخرج جو ضعیف راوی اس نام کا ملے رجماً بالغیب جزماً بالترتیب اس پر حمل کر لیجئے، اور ضعف حدیث و سقوط روایت کا حکم دیجئے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ قواعد سبعہ پیش نظر رکھ کر بخاری و مسلم سامنے لائیے اور جو جو حدیثیں ان مخترع محدثات پر رد ہوتی جائیں کاٹتے جائیے، اگر دونوں کتابیں بھی آدھی تہائی بھی باقی رہ جائیں تو میرا ذمہ، خدا نہ کرے کہ مقلدین ائمہ کا کوئی متوسط طالب علم بھی اتنا بوکھلایا ہو۔ معاذ اللہ! جب ایک مسئلہ میں یہ کوتک تو تمام کلام کا کمال

کہاں تک[300]، العظمۃ للہ! جب پرانے پرانے چوٹی کے سیانے جنھیں طائفہ بھر اپنی ناک مانے، اونچے پائے کا مجتہد جانے، ان کی لیاقت کا یہ اندازہ کہ نری شیخی اور تین کانے۔ تو نئی امت چھٹ بھیوں کی جماعت کس گنتی میں شمار، کس شمار قطار میں[301]! لا فی العیر ولا فی النفیر والعیاذ باللہ من شر الشریر (نہ عیر میں اور نہ ہی نفیر میں (نہ تین میں نہ تیرہ میں) شریر کے شر سے اللہ تعالٰی کی پناہ) مرزا صاحب و شاہ صاحب[302] کیا عیاذاً باللہ ان جیسے بد عقل و عدیم الشعور تھے کہ اثبات احکام شریعت الٰہی و فہم احادیث رسالت پناہی صلوات اللہ تعالٰی و سلامہ علیہ کی باگ ایسے بے مہاروں بےخرد نابکاروں کے ہاتھ میں دیتے۔ ان کا مطلب بھی وہی ہے کہ جو اس کا اہل ہو اسے عمل کی اجازت بلکہ ضرورت[303] نہ کہ کودن نااہل بکھاری، ترجی، مسکوۃ، کے ترجمہ میں ہلدی کی گرہ پائیں اور پنساری بن[304] جائیں یا بنگالی بھوپالی کسی مذہب کو اپنے

ت ۳۰۰ جب صرف ایک مسئلہ میں یہ کرتوت تو پھر تمام باتوں کو دیکھیں تو کیا ہو۔

ت ۳۰۱ یعنی جب ان غیر مقلدین کی جماعت کے محدث مجتہد اور ان کی آن بان شان کا یہ حال ہے تو ان کے گلی محلہ میں پھرنے والے جاہلوں کا کیا حال ہوگا۔

ت ۳۰۲ مرزا صاحب سے مراد مرزا مظہر جانجاں رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ صاحب سے مراد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں جن کا استفتاء میں ذکر آیا تھا۔

ت ۳۰۳ یعنی شاہ صاحب اور مرزا صاحب ان غیر مقلدین کے سرداروں کی طرح یہ عقل اور شعور سے بے بہرہ نہ تھے کہ شریعت کے معاملات کو نکمے اور ناکارہ لوگوں کے حوالے کردیں ان کا مطلب یہی تھا کہ جو اس کا اہل ہو اسے عمل کی اجازت ہے۔

ت ۳۰۴ احمق کم عقل جو بخاری کو بکھاری، ترمذی کو ترجی اور مشکوٰۃ کو مسکوٰۃ کہیں یعنی